© rasailojaraid.com

سندھ کے سہروردی مشائخ

میمن عبدالمجید سندھی۔ لیکچرر اسلامیہ کالج سکھر

لنواری[1] والے بزرگوں کے مورث اعلیٰ شیخ عبداللطیف صدیقی
شیخ عبداللطیف کلاں صدیقی کا شجرہ نسب حسب ذیل ہے[2]۔

حاجی عبداللطیف بن شیخ طیب بن شیخ ابراہیم بن شیخ عبدالواحد بن شیخ عبداللطیف بن شیخ احمد بن شیخ بقا بن شیخ محمد بن شیخ نفیر اللہ بن شیخ عابد بن شیخ عبداللہ بن شیخ طاؤس بن شیخ علی بن شیخ مصطفےٰ بن شیخ مالک بن محمد بن الحسن بن محمد بن طیار بن عبدالباری بن عزیز بن فضل بن علی بن اسحاق بن ابراہیم بن ابی بکر بن قائم بن عتیق بن محمد بن عبدالرحمان بن حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔

صدیقی خانوادہ کی یہ شاخ غالباً ۱۷۰ھ میں خلیفہ مہدی یا خلیفہ ہارون الرشید کے زمانے میں

۱۔ ضلع حیدرآباد کا ایک قدیم شہر ہے۔ جس میں صدیقی بزرگوں کی درگاہ ہے۔ اس کی وجہ تسمیہ کے متعلق روایت ہے کہ ایک عورت لنواری نامی کی وجہ سے یہ نام پڑا۔ صاحبِ "لطیفت التحقیق" (سندھی ترجمہ ص ۲۹) نے لکھا ہے کہ لنواری "لون واری" کی بدلی ہوئی شکل ہے۔ "لون واری" کے معنی ہیں "نمک والی"۔ حضرت سلطان الاولیاء خواجہ محمد زماں کے زمانے میں یہ قدیم شہر ویران ہونے لگا۔ اس لئے آپ نے اس شہر کے نزدیک ۱۷۳۰ء میں نیا شہر آباد کیا اور اس کا نام بھی لنواری ہی رکھا۔ اب یہ نیا شہر ہی موجود ہے، جس میں درگاہ ہے۔

۲۔ لطیفت التحقیق۔ از سید رفیق علی شاہ لشنگی کچھی، سندھی
ترجمہ از۔ محترمی غلام حسین مکانی، ص ۱۳

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سندھ میں متوطن ہوئی۔ صاحب "لطیفت التحقیق" نے تاریخ "دُرِّناسفتہ مروارید" کے حوالے سے لکھا ہے کہ تقریباً ۷۰۱ھ میں علی بکری اپنے عزیزوں سے ناراض ہوکر سندھ میں آئے اور سکونت پذیر ہوگئے۔ صاحب تحفۃ الکرام نے بھی تصدیق کی ہے کہ ۵۶۳ھ سے پہلے سندھ میں صدیقی بزرگ موجود تھے اور ۷۱۴ھ میں ثقفیوں تمیموں اور عباسیوں کے ۱۸ قبیلے موجود تھے۔

حضرت علی بکری سندھ میں تشریف لانے کے بعد نواح ٹھٹھہ میں توطن پذیر ہوئے جب سندھ میں عربوں کی حکومت کو زوال آیا تو یہ خانوادہ ملک کچھ چلا گیا اور لکھپت، وینجھان، چھکور اور گونڈھاری وغیرہ کے نواح میں آباد ہوا۔ ۹۱۰ھ میں شیخ عبداللطیف مریدوں کی درخواست پر سندھ میں آئے اور یہیں سکونت پذیر ہوئے۔ سندھ میں آنے کے بعد آپ گوشہ نشین ہوگئے اور مریدوں کے گھر پر کبھی نہیں گئے۔ آپ بڑے عالمِ فاضل اور صاحب معرفت بزرگ گزرے ہیں مریدوں کی رشد و ہدایت کے لئے آپ نے بہت سی کتابیں تصنیف کیں۔ آپ بڑے عابد زاہد اور متقی تھے ایک سو برس سے بھی زیادہ آپ نے عمر پائی۔ اور پیری میں بھی آپ کھڑے ہوکر نماز پڑھتے تھے۔ آپ کے بہت مرید تھے۔ لیکن راٹھوڑ قوم کے شہر "راٹھوڑ" پر آپ کی خاص نظرِ کرم تھی۔ آپ کا مقبرہ بھی شہر "راٹھوڑ" میں ہے۔ اس لئے آپ کو "راٹھوڑی" بھی کہتے تھے۔ راٹھوڑ چونکہ دیہہ راہوٹ میں ہے، اس لئے آپ کو "راہوٹی" بھی کہتے تھے۔ شیخ عبداللطیف کے شیخ شمس الدین نامی ایک بھائی بھی تھے۔ جن کا مزار لواری قدیم میں ہے۔ شیخ شمس الدین بھی بڑے صاحب کمال بزرگ تھے[2]۔ صاحبِ لطیفت التحقیق نے لکھا ہے کہ شیخ علی بکری کی اولاد میں سے شیخ مالک حج کو گئے۔ وہاں ایک سہروردی بزرگ شیخ محمد یمانی سے ملے اور ان کے مرید ہوئے۔ چنانچہ ۱۲ سال ان کی خدمت میں رہ کر ان سے خرقۂ خلافت حاصل کیا اور واپس آئے۔ اگرچہ یہاں آپ کے بہت مرید ہوگئے۔ لیکن آپ نے پیر کہلوانا پسند نہ فرمایا۔ ہمیشہ "فقیر" ہی کہلواتے رہے۔ اور مریدوں کے پاس بھی کبھی نہ گئے۔ اپنے آباء و اجداد کی طرح شیخ عبداللطیف کا طریقہ بھی سہروردی تھا[3]۔

---

[1] لطیفت التحقیق سندھی ترجمہ ص ۳۰، ۳۶، ۳۷

[2] 〃 〃 〃 ص ۲۸، ۳۲

[3] 〃 〃 〃 ص ۱۷، ۲۸، ۳۲

© rasailojaraid.com

شیخ عبداللطیف کے تین فرزند ہوئے۔ شیخ عبدالواحد کے سوا دو لڑکے بچپن ہی میں فوت ہوگئے۔ شیخ عبدالواحد کے صرف ایک فرزند شیخ ابراہیم تھے، جن کی عمر اپنے والد کی وفات کے وقت صرف ایک برس کی تھی۔ شیخ ابراہیم کا مقبرہ ملک کچھ کے شہر "تر بیہ" میں ہے شیخ ابراہیم کے چار لڑکے تھے۔ جن میں سے شیخ طیب آپ کے سجادہ نشین ہوئے۔ بڑے عابد اور زاہد تھے۔ طریقت کی راہ میں آپ نے سخت ریاضتیں اور مجاہدے کئے۔ یہ سب بزرگ سہروردی طریقے کے تھے۔

شیخ طیب کے بعد آپ کے فرزند شیخ حاجی عبداللطیف سجادہ نشین ہوئے۔ موصوف لواری قدیم میں رہتے تھے۔ آپ نے شیخ فیض اللہ بن مخدوم آدم نقشبندی کی صحبت کی وجہ سے نقشبندی طریقہ اختیار کیا۔ اس لئے اس خانوادے کا سہروردی طریقہ یہاں ختم ہوگیا۔ شیخ حاجی عبداللطیف نے ۱۷۳۶ء میں وفات پائی۔ آپ کے فرزند حضرت سلطان الاولیاء خواجہ محمد زمان بھی نقشبندی تھے آپ کی ولادت ۱۷۱۳ء میں اور وفات ۱۷۴۳ء میں ہوئی۔ آپ کے لاکھوں مرید تھے جن میں سے بہت سے بڑے بزرگ بھی ہوئے۔ ان میں سے مخدوم شہید عبدالرحیم گرہوڑی قابل ذکر ہیں۔ استاذی و مخدومی حضرت پیر سعید حسن صاحب قبلہ صدر شعبہ سندھی و وائس پرنسپل سندھ مسلم کالج کراچی حضرت سلطان الاولیاء کے خاندان میں سے ہیں۔

شیخ شہاب الدین صدیقی پاٹائی

مخدوم حبیب اللہ صدیقی صاحبِ کرسی نامہ نے مسیح الاولیاء شیخ عیسیٰ پاتری کی کتاب عین المعانی صفحہ ۴۲۶ کے حوالے سے لکھا ہے کہ پاٹ[1] کو شیخ شہاب الدین صدیقی سہروردی نے آباد کیا۔

---

[1] پاٹ، ضلع دادو میں ایک قدیم شہر تھا۔ جس میں بڑے بڑے عالم، فاضل اور شاعر پیدا ہوئے۔ قدیم زمانے میں یہاں بڑی درسگاہیں تھیں اور دور دور سے اکابر عالم اور اولیائے کرام یہاں آتے رہتے تھے قدیم تذکروں میں اسے قبۃ الاسلام کہا گیا ہے۔ دریائے سندھ کے کنارے پر ہونے کی وجہ سے یہاں باغات کی کثرت تھی اور آم اور انار ہوتے تھے۔ انار تو اتنے ہوتے تھے کہ برآمد بھی کئے جاتے تھے۔ تجارتی مرکز تھا اور دور دور سے اس کے تجارتی روابط تھے۔ شاہ حسن ارغون نے اسے زیادہ رونق بخشی اور مرزا ہندال سے اپنی لڑکی کی شادی یہیں کی۔ ہمایوں جب ۱۵۴۱ء میں سندھ سے گذرا تو یہاں بھی اس نے قیام کیا۔ یہیں اس کی شادی شیخ علی اکبر جامی کی لڑکی سے ہوئی۔ خوشحالی اور آسودگی کی وجہ سے اٹھارویں عیسوی (باقی صفحہ ۴۸ پر)

© rasailojaraid.com

لیکن[۱] ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شہر اس سے بھی پہلے آباد تھا۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت سید عثمان مروندی معروف بہ قلندر لعل شہباز سیوہانی ساتویں صدی ہجری میں یہاں حاجی اسماعیل پنوہر سے ملے۔[۲] شیخ اسمٰعیل کا مقبرہ پاٹ قدیم کے کھنڈرات میں موجود ہے شیخ شہاب الدین نویں صدی ہجری میں گذرے ہیں۔ البتہ اس کا امکان ہے کہ شیخ شہاب الدین نے یہاں آکر اس شہر کو زیادہ رونق اور علمی فضیلت بخشی ہو۔ کرسی نامہ کے مصنف نے آپ کا نسب نامہ اس طرح بیان کیا ہے۔[۳]

"مخدوم شیخ شہاب الدین صدیقی (۸۰۳-۸۹۴ھ) ابن شیخ نورالدین (۷۲۶-۸۴۹ھ) شیخ سراج الدین (۷۳۶-۸۱۱ھ) ابن شیخ وجیہ الدین (۶۹۹-۷۸۰ھ) شیخ شہاب الدین کے فرزند معروف نامی تھے۔ جن کے نام سے "پاٹ" شہر کے نزد "معروفانی جھیل" موجود ہے۔ شیخ معروف کی ولادت ۸۴۴ھ اور وفات ۹۰۷ھ میں ہوئی۔ آپ کے فرزند شیخ رکن الدین (۸۷۵-۹۵۲ھ) دو بڑے خاندانوں کے مورث اعلیٰ ہیں۔ جن میں سے ایک برہانپور ہندوستان میں جاکر آباد ہوگیا اور دوسرا پاٹ میں رہا اور بعد میں سیوھن میں جا بسا۔ شیخ رکن الدین کے فرزند شیخ یوسف برہانپور میں متوطن ہوگئے۔[۵]

شیخ یوسف کے خاندان میں بڑے بڑے عالم، فاضل اور بزرگ پیدا ہوئے ان کا تذکرہ برہانپور کے سندھی اولیا میں موجود ہے یہ کتاب سندھی ادبی بورڈ نے شائع کی ہے۔

(بقیہ حاشیہ) میں اس شہر پر حملے ہونے لگے۔ ۱۲۰۳ھ میں محب النبی نے قدیم شہر کے نزدیک دوسرا شہر آباد کیا "جونٹی پاٹ" کے نام سے مشہور رہا۔ یہ نیا شہر اب ایک گاؤں کی صورت میں موجود ہے۔ اس نئے شہر نے بھی بہت سے بلند پایہ عالم و فاضل پیدا کئے۔ سندھ کے مشہور مفکر اسلام علامہ آئی آئی قاضی صاحب سابق وائس چانسلر سندھ یونیورسٹی اس شہر کے قدیمی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ پرانا شہر غالباً انیسویں عیسوی کے شروع میں برباد ہوگیا۔ اب یہ ایک ویران کھنڈر ہے۔

[۱] بحوالہ محترم مولانا غلام مصطفیٰ صاحب قاسمی کا مضمون "سیوھانی قاضیوں کا کتب خانہ" شائع شدہ ماہنامہ نئین زندگی مارچ ۱۹۶۱ء ص ۶۔

[۲] Mayne, 1956, P.43. Gazatter 1927, P36; Research Article on "Pat" by a Swiss socialogist John. J. Honigmann, published in Anthropos.

۳ - ۴ - ۵ - محترمی مولانا قاسمی صاحب کا مضمون۔

© rasailojaraid.com

مخدوم دین محمد صدیقی

سیوھن میں صدیقی خاندان کے موسس اعلیٰ مخدوم دین محمد (۱۱۲۳ - ۱۱۹۲ھ) ہیں جو سندھ کے حاکم خدایار خاں ثانی کلہوڑہ کے شرعی امور کے وزیر تھے۔ آپ پاٹ کے صدیقی سہروردی خاندان میں سے تھے۔ ملازمت کے سلسلہ میں سیوھن آئے اور یہیں سکونت پذیر ہو گئے۔

صاحب کرسی نامہ نے آپ کا شجرہ نسب اس طرح بیان کیا ہے۔

" مخدوم دین محمد ابن مخدوم عبدالواحد کبیر (۱۰۸۱ھ - ۱۱۲۳) ابن مولانا محمود سہروردی (۱۰۱۹ - ۱۰۸۵) ابن شیخ عیسیٰ ثانی پاٹائی (۱۰۰۴ - ۱۰۷۰) ابن مخدوم حسن قاری (۹۹۰ - ۱۰۸۲) ابن شہراللہ رمضان (۹۲۶ - ۱۰۱۷ھ)

اس کے بعد اختلاف ہے۔ کرسی نامہ نے شیخ شہراللہ رمضان کو مسیح الاولیا شیخ عیسیٰ پاتری برہانپوری (۹۶۷ - ۱۰۳۱) کا فرزند بتایا ہے۔ جس کا ثبوت ہندوستانی تذکروں میں نہیں ملتا۔ ہو سکتا ہے کہ شیخ عیسیٰ برھانپوری دوسری اولاد کے ساتھ برہانپور گئے ہوں اور آپ کے فرزند شہراللہ رمضان پاٹ میں ہی رہے ہوں۔ کیونکہ صاحب کرسی نامہ نے مزید لکھا ہے کہ مخدوم دین محمد کے والد بزرگوار مخدوم عبدالواحد کبیر کو اورنگ زیب عالمگیر نے پاٹ میں ۵ ہزار ایکڑ جاگیر اس لئے دی تھی کہ وہ مسیح الاولیاء شیخ عیسیٰ پاتری کی اولاد میں سے تھے۔ یہ جاگیر حضرت شیخ عبداللہ پاٹائی سہروردی صدیقی کی جاگیر کے نزدیک تھی۔ صاحب کرسی نامہ نے مخدوم دین محمد کے متعلق لکھا ہے۔

" ابن مفتی اسلام شاہی فخرالدین عبدالواحد کبیر پاتری صاحب کشف الاسرار زائر روضۂ جدی مسیح الاولیاء در برھانپور و مقرب سلطان اورنگ زیب "

سندھ کے عظیم شاعر شاہ عبداللطیف بھٹائی مخدوم دین محمد کے خاص دوست تھے۔ بھٹائی صاحب آپ کی ملاقات کے لئے سیوھن اکثر آتے رہتے تھے۔ ایک مرتبہ دونوں نے آپس میں دستاریں بھی تبدیل کیں۔ مخدوم دین محمد کے فرزند مخدوم عبدالواحد بھی بڑے عالم فاضل اور صاحب معرفت بزرگ گذرے ہیں آپ کی "فتویٰ" سندھ میں مشہور رہی ہے اور سندھ کے مسلمان اس پر عمل کرتے رہے ہیں۔ مخدوم عبدالواحد صاحب وفات ۱۲۲۴ھ نوشہرہ فیروز کے حضرت خواجہ صفی اللہ نقشبندی سے بیعت تھے۔ اس لئے سہروردی سلسلہ یہاں ختم ہوا۔ سیوھن کے اس خاندان میں بڑے بڑے عالم فاضل، ادیب اور بزرگ پیدا ہوئے، جن میں سے مخدوم نصیرالدین اور مخدوم بصرالدین قابل ذکر ہیں۔ مخدوم بصرالدین تو ایک مجذوب مفکر تھے۔ مخدوم بصرالدین اور مخدوم نصیرالدین مخدوم عبدالواحد کے بھائی مخدوم محمد حسن بن مخدوم دین محمد کی اولاد میں سے تھے۔ سیوھن ٹاؤن کمیٹی کے چیئرمین مخدوم محمد مراد صدیقی اس خاندان میں سے ہیں

لہ لطف اللطیف۔ از دین محمد وفائی ص ۸۹ - ۹۰ محترمی مولانا غلام مصطفیٰ صاحب کا مضمون ص ۵